نمایاں علمی قابلیت کے حامل طلبہ سے ملاقات - 2 /Oct/ 2024

حضرت آیت‌الله خامنہ‌ای، رہبر معظم انقلاب اسلامی، نے آج صبح نمایاں علمی قابلیت کے حامل طلبہ، المپیادز کے نمایاں افراد اور یونیورسٹی کے داخلہ امتحانات کے بہترین طلبہ کے ساتھ ملاقات کی۔ اس ملاقات میں انہوں نے مختلف شعبوں میں نخبگان کے زیادہ سے زیادہ استعمال اور ملک کے مسائل میں ان کے اثرانداز ہونے کے مواقع پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا: آج نمایاں افراد کی سب سے اہم ذمہ داری اور جہاد، ایک نئی علمی تحریک اور پیش قدمی کا آغاز ہے۔

رہبر انقلاب اسلامی نے مزید فرمایا کہ وہ جلد ہی غزہ اور لبنان کے مسائل پر ایرانی قوم سے بات کریں گے۔ انہوں نے کہا: خطے کے مسائل کی بنیادی وجہ وہ ممالک ہیں جیسے امریکہ اور کچھ یورپی ممالک جو جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ وہ امن اور سکون کے خواہاں ہیں۔ اس بنیاد پر، خطے میں جنگوں اور جھگڑوں کا خاتمہ صرف ان ممالک کے شر کو کم کرنے سے ممکن ہے۔

رہبر انقلاب نے اس ملاقات کے آغاز میں سید حسن نصر اللہ کی شہادت کے حادثے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان دنوں ہم سوگوار ہیں، اور خاص طور پر میں ذاتی طور پر بہت غمگین ہوں کیونکہ سید حسن نصر اللہ کا فقدان کوئی معمولی نقصان نہیں ہے۔ لیکن اس قومی سوگ کے باوجود، نخبگان کے ساتھ ملاقات جو پہلے سے طے شدہ تھی، کو مؤخر نہیں کیا گیا۔

حضرت آیت‌الله خامنہ‌ای نے نمایاں علمی استعداد کے حامل طلبہ کے مسئلے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا: اس ملاقات کے انعقاد کا پیغام یہ ہے کہ اگرچہ ہم سوگوار ہیں، لیکن ہمارا سوگ ماتم کرنے، مایوس ہونے یا گوشہ نشین ہونے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا سوگ، حضرت سید الشہداءؑ کے سوگ کی طرح ہے، جو زندہ کرنے والا، آگے بڑھانے والا اور کام و ترقی کے لئے حوصلہ افزا ہے۔ یہ پیغام ہمارے دل و جان میں واقعی اثر انداز ہونا چاہیے۔

انہوں نے فرمایا: خطے میں جنگوں اور تنازعات کا بنیادی مسئلہ اور عامل امریکہ اور کچھ یورپی ممالک کی موجودگی ہے، جو جھوٹ بول کر امن و سکون کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اگر ان کا شر کم ہو جائے تو جنگیں اور جھگڑے ختم ہو جائیں گے، اور خود ممالک اپنے خطے کو امن و سکون کے ساتھ سنبھال سکیں گے۔

رہبر انقلاب نے صدام کو ایران پر حملے کے لئے اکسانے اور تلخ اور سخت دنوں کو جنم دینے کو امریکہ اور مغربی ممالک کی جنگ پسندی کی مثال قرار دیتے ہوئے کہا: ایران اور عراق کے دو ممالک کے درمیان موجودہ محبت، جو اربعین کے عظیم مارچ میں اپنی بلند ترین شکل میں ظاہر ہوتی ہے، ایک واضح مثال ہے جو دکھاتی ہے کہ خطے کے مسائل کے بنیادی عوامل جھوٹے امن کے دعویدار ہیں۔ ان کا شر کم کرنے کے لئے ایرانی قوم کی بلند ہمت، انقلاب اسلامی کے الہامات، اور دیگر اقوام کے تعاون سے کام کرنا ضروری ہے۔

حضرت آیت‌الله خامنہ‌ای نے اس کے بعد نمایاں علمی قابلیت کے حامل طلبہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے نمایاں علمی قابلیت کے حامل سات افراد اور وزیر تعلیم کے بیانات کو سراہا۔ انہوں نے کہا: نوجوان دماغ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ متحرک ہوتا ہے اور بڑے اہداف کو مدنظر رکھتا ہے، جو بلا شبہ قابل تعریف ہے۔ لیکن ان منصوبوں اور پروگراموں کو سنجیدہ پیروی کے ساتھ قابل عمل تجاویز کی صورت میں متعلقہ اداروں تک منتقل

کیا جانا چاہئے۔

رہبر انقلاب نے نمایاں علمی قابلیت کے حامل طلبہ سے متعلق اس ملاقات کے موضوع کے ساتھ متناسب تین اہم نکات پر روشنی ڈالی: ملک میں نمایاں قابلیت کی حقیقت پر توجہ، نمایاں علمی قابلیت کی حفاظت اور ان کی تعداد میں اضافہ، اور نخبگان کی ذمہ داریوں اور فرائض۔

انہوں نے پہلے موضوع یعنی ملک میں نمایاں قابلیت کی حقیقت پر توجہ دیتے ہوئے کہا کہ وسائل اور صلاحیتوں کو نہ پہچاننا کسی بھی قوم کے لئے ایک بڑا نقصان ہے۔ انہوں نے تاکید کی کہ دشمن کی جانب سے صلاحیتوں کو چھپانے یا انکار کرنے کی کوششوں کے برعکس ان کا ادراک ضروری ہے۔ انہوں نے کہا: کچھ لوگ اب بھی ۱۰۰ سال پہلے جیسا سوچتے ہیں اور موجودہ دور کی علمی صلاحیتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

حضرت آیت‌الله خامنہ‌ای نے نمایاں قابلیت اور اسکی پروسرش کے مواقع کو ملک کے اہم ترین وسائل میں شمار کرتے ہوئے فرمایا: نخبت سازی کے لئے سب سے اہم عنصر ذہانت ہے، اور ایران ذہانت کے معاملے میں دنیا کے نمایاں ممالک میں شامل ہے۔

رہبر انقلاب نے طاغوتی دور میں نمایاں علمی قابلیت اور اسکی پرورش پر توجہ نہ دینے کو مکمل طور پر نظرانداز شدہ قرار دیا اور کہا: انقلاب کے بعد مختلف شعبوں میں نخبگان کی صلاحیتوں پر توجہ دی گئی، لیکن اس توجہ کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ نانو، توانائی، اور مصنوعی ذہانت جیسے جدید علوم کے شعبوں میں نخبگان کو شامل کیا جا سکے۔ یہ کام نائب صدر برائے علمی امور کی ذمہ داریوں میں شامل ہے، اور نمایاں استعداد فاؤنڈیشن کا قیام بھی نمایاں علمی قابلیت کی شناخت اور ان کے ذریعے اہم کام کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔

حضرت آیت‌الله خامنہ‌ای نے نمایاں علمی قابلیت کے حامل جوانوں کے تحفظ اور ان کی تعداد میں اضافہ کرنے اور انہیں جھوٹی امیدوں پر ملک سے باہر جانے سے روکنے کو اس بات سے مشروط قرار دیا کہ ان کو یہ محسوس ہو کہ وہ ملک کے لئے مؤثر ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر کوئی نمایاں جوان کسی تحقیقی مرکز یا سرکاری ادارے کے بند دروازے سے سامنا کرے تو وہ اپنی غیر مؤثری کا احساس کرتا ہے اور اپنی معاشی ضروریات کے لئے ایسے کام کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جو اس کی نخبگی کو ختم کر دیتے ہیں۔

آپ نے نمایاں علمی قابلیت کے حامل افراد کے لئے اپنی صلاحیتوں کو پیش کرنے اور ان کے لئے ایک واضح نظام کے قیام کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا: معاونت علمی اس حوالے سے رابطے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ البتہ، تمام سرکاری اور حکومتی اداروں کو نخبگان سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور ان میں یہ احساس پیدا کرنا چاہیے کہ ان کی موجودگی مؤثر اور مفید ہے۔

رہبر انقلاب نے کچھ نمایاں جوانوں کے ملک سے باہر جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنی تحقیقی اور علمی ترقی کو جاری رکھنے کے لئے ایسے ممالک کا رخ کرتے ہیں جہاں یہ مواقع موجود ہیں۔ آپ نے تحقیقی و علمی ترقی کے لئے سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا: با استعداد نوجوان کے کردار کے لئے ایک اور میدان اندیشکدے (تھنک ٹینکس) کا قیام ہے، جو ہر علمی شعبے کے نخبگان کا اجتماع ہو، اور اس حوالے سے معاونت علمی ان کو متعلقہ مراکز کے ساتھ رابطے میں رکھنے کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی، آپ نے بیوروکریسی کے خاتمے پر زور دیا جو نخبگان کی لطیف طبیعت کے لئے واقعی مہلک ہے۔

آپ نے نمایاں علمی قابلیت والے طلبہ کے فرائض و ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: ان کی ذمہ داری عام لوگوں کی نسبت زیادہ ہے کیونکہ وہ دوسروں سے زیادہ اللہ کی نعمتوں، جیسے علم، عزت اور دولت سے مالا مال ہیں۔

حضرت آیت‌الله خامنه‌ای نے ملک کی علمی ترقی کے لئے نمایاں طلبہ کی ذمہ داری کو انتہائی اہم قرار دیتے ہوئے فرمایا: علمی تحریک ایک زمانے میں شروع ہوئی اور سرکاری اداروں اور جامعات کی پذیرائی کے ساتھ جاری رہی، جس کے نتیجے میں ملک کی علمی ترقی کی رفتار میں اضافہ ہوا۔ تاہم، اس رفتار میں کچھ کمی آئی ہے۔

آپ نے دنیا میں تیزی سے ہونے والے علمی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے نمایاں علمی قابلیت والے طلبہ کو علمی تحریک کے لئے جدوجہد کی دعوت دی اور فرمایا: ملک کو ایک نئی علمی تحریک اور پیش قدمی کی ضرورت ہے، جو ان کی ذمہ داری ہے۔ البتہ، علمی اور تحقیقی مراکز بھی اس میدان میں ذمہ دار ہیں، لیکن اس تحریک کا اہم محرک نمایاں فرد ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے ایک نئی علمی تحریک اور پیش قدمی کو نمایاں علمی قابلیت والے طلبہ کا جہاد قرار دیا اور فرمایا: یہ نئی تحریک اور پیش قدمی رقیبوں اور دشمنوں پر برتری حاصل کرنے کا باعث بنے گی۔ آپ نے کہا: علمی اور تکنیکی برتری کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن کے ہاتھ غزہ کے عوام اور ضاحیہ بیروت کے لوگوں کو نقصان پہنچانے سے روک دیے جائیں گے اور ان آگ افروزیوں کو روکا جا سکے گا جو دلوں کو جلا دیتی ہیں۔

آپ نے ایک اور سفارش میں ساتویں پروگرام کے تحت دانش‌بنیان کمپنیوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا: البتہ، یہ اضافہ اس طرح نہیں ہونا چاہیے کہ دانش‌بنیان کمپنیوں کی وقعت اور معیار کم ہو جائے اور ایسی کمپنیاں قائم ہوں جو دراصل دانش‌بنیان نہ ہوں۔ اس حوالے سے ضروری جانچ پڑتال اور سختی کے اقدامات ہونے چاہئیں۔

اس ملاقات کے آغاز میں دکتر حسین افشین، معاون علمی، ٹیکنالوجی اور اقتصادی ترقی صدر جمہوریہ اور رئیس بنیاد ملی نخبگان نے کہا: "آج، ٹیکنالوجی دنیا میں طاقت کا ایک بنیادی عنصر بن چکی ہے اور ٹیکنالوجی کی سپلائی چین کی تشکیل اور اس کے اہم نکات پر قابض ہونا ایک اسٹریٹجک اہمیت رکھتا ہے۔" انہوں نے معاونت کے مستقبل کے پروگراموں کا ذکر کیا، جن میں ٹیکنالوجی کی طاقت کو بڑھانے کے لئے اقدامات اور جامع مصنوعی ذہانت کے پروگرام کی تدوین شامل ہے۔

اسی طرح، بنیاد ملی نخبگان کے ۷ اراکین نے بھی مختلف ملکی مسائل پر اپنی آراء اور تجاویز پیش کیں، جن میں شامل تھے:

حضرات:

میلاد لطفی: پی ایچ ڈی کے طالبعلم برائے بین الاقوامی تعلقات حجت میان‌آبادی: پی ایچ ڈی برائے واٹر مینجمنٹ سید علی مدنی‌زادہ: پی ایچ ڈی برائے اقتصادیات اور ۲۰۰۰ کے عالمی ریاضی اولمپیاڈ کے کانسی کے تمغہ یافتہ رسول لوایی: پی ایچ ڈی برائے زرعی ترقی اور بنیاد ملی نخبگان کے تعلیمی انعام یافتہ سجاد انتشاری: پی ایچ ڈی برائے واٹر ریسورس مینجمنٹ اور بنیاد ملی نخبگان کے تعلیمی انعام یافتہ

خواتین:

مریم رضاپور: پی ایچ ڈی برائے انڈسٹریل انجینئرنگ اور پی ایچ ڈی کی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والی
حنانه خرمدشتی: بارہویں جماعت کی طالبہ برائے دبیرستان فرزانگان۲ اور ۲۰۲۴ کے عالمی فلکیات اور آسٹروفزکس اولمپیاڈ میں طلائی تمغہ یافتہ

نخبگان نے درج ذیل نکات پر روشنی ڈالی:

ملکی سائنسی سفارتکاری میں تبدیلی کی ضرورت، اور علاقائی و بین الاقوامی سطح پر نخبہ طلبہ کو بہتر انداز میں جذب کرنے کے لئے طریقہ کار کی اصلاح ؛ ترجیحی شعبوں (جیسے توانائی، غذائی تحفظ، لاجسٹکس، اور مالیاتی پالیسیوں) میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کو بڑھانے کے لئے اقدامات ؛ پانی کے شعبے میں پالیسی سازی کے دوران مفادات کے تصادم کو حل کرنا ؛ پانی کی سفارتکاری کو بہتر بنانے کے لئے سافٹ پاور کے آلات اور علاقائی تعاون تنظیموں کی صلاحیتوں کا استعمال ؛ ترقیاتی پروگراموں اور اعلیٰ سطحی دستاویزات کے اہداف کی تکمیل کے لئے حکمرانی کے نظام کو مضبوط بنانا اور نخبگان کو متحرک کرنا ؛ انسانی وسائل کو بہتر بنانا، نخبگان کو انتظامی مہارتوں سے آراستہ کرنا، اور اداروں میں نخبگان کے اندراج کے عمل کو درست کرنا ؛ متوازی کونسلوں کو ختم کرکے، رہنمائی کے لئے ترقیاتی کمیٹیوں کے قیام کے ذریعے ساختیاتی مہنگائی اور قوانین کو ختم کرنا ؛ یونیورسٹی داخلہ امتحان (کنکور) کے عمل کو بہتر بنانا، اور یونیورسٹی داخلے پر حتمی امتحانات کے نتائج کے بھاری اثرات کو کم کرنا ؛ نخبگان کے ماڈلز پیش کرنا اور نوجوانوں کے لئے سائنسی طرز زندگی کو فروغ دینا ؛ سائنسی اولمپیاڈز میں شرکت کے لئے عمر کی حد میں کمی ؛ غذائی تحفظ کو یقینی بنانا، خوراک کے ضیاع کی انتظامیہ کے ذریعے ؛ مکران کے ساحلوں کو ملکی اقتصادی دارالحکومت میں تبدیل کرنے کے لئے آپریشنل ماڈل کو لاگو کرنے میں درمیانی حلقوں کی موجودگی کی ضرورت۔

یہ تمام نکات آج رہبر انقلاب اسلامی کے ساتھ نخبگان کی ملاقات میں پیش کئے گئے۔